بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فضائلِ رمضان المبارک

رشحاتِ قلم


## جی اے حق محمدؐ

ایم اے۔ ایل ایل بی
فاضلِ علومِ عربیہ

ریسرچ سکالر۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی
اسلام آباد



ناشر

[illegible] رجسٹرڈ ۲۴- ایچ واہ کینٹ



3248



کتابت: محمد افضل منیر

دفتر [illegible] لیاقت روڈ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فضائلِ رمضان المبارک

رشحاتِ قلم


ایم اے، ایل ایل بی
فاضل علوم عربیہ
محمد حق اے حمی
ریسرچ سکالر، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی
اسلام آباد


ناشر


شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ رضویہ انوار العلوم رجسٹرڈ ۲۲ ایچ واہ کینٹ
دسمبر قرآن طاہر پرنٹرز لیاقت روڈ راولپنڈی
کتابت: محمد افضل میر


Marfat.com

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

حضرت مولانا موصوف کو بچپن سے ہی جو علمی اور پاکیزہ ماحول میسر آیا وہ ان کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ مختصر سی عمر میں آپ نے صلاحیتوں کا لوہا منوالیا ہے۔

میں نے حضرت ... موصوف سے ایک ... ملاقات کے دوران فضائل رمضان کے متعلق ... کتابچہ لکھنے کی استدعا کی۔ الحمدللہ کہ آپ نے میری گذارش کو شرف قبولیت بخشا۔ ہم اسے شائع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

عبدالقادر۔ ایم۔ اے

پرنسپل جامعہ رضویہ انوار العلوم ۔ ۴۰ اپچ واہ کینٹ

Marfat.com

86392

68842

# رمضان اور قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَ
الْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ
أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ
عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

ماہ رمضان المبارک جس میں قرآن اتارا
گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت
ہے جس میں ہدایت کی روشن دلیلیں
ہیں اور جو حق و باطل کے درمیان تمیز
کرنے والا ہے۔ تم میں سے جو بھی یہ
مہینہ پائے، اس پر فرض ہے کہ روزے
رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے
دنوں میں روزے پورے کرے۔ اللہ
تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں
تاکہ تم گنتی پوری کر سکو۔ اور اللہ

Marfat.com

القرآن ... کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے
تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اقوامِ عالم پر احسانِ عظیم فرمایا کہ ایک مکمل ضابطہ حیات، بھٹکے ہوؤں کے لئے روشنی کا عظیم مینار، انسانی معاشرے کے اخوت و یگانگت، پیار و محبّت، فلاح و بہبود و تسخیر کائنات، زمین و آسمان کے خزانوں پر حکمرانی اور باہمی تعلّقات خوش اسلوب بنانے کیلئے قرآن مجید عطا فرمایا چونکہ یہ عظیم تحفہ اس مہینے میں عطا کیا گیا، اس لئے ہم پر فرض ہوا کہ اس کے شکرانے کے طور پر بارگاہِ ربّ العزّت میں ایسی عبادت کا نذرانہ پیش کریں، جو ملاوٹ اور دکھاوے سے پاک ہو اور ایسی عبادت صرف روزہ ہے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہم قرآن میں بیان کردہ اسرار و رموز پر جبھی آگاہ ہو سکتے ہیں جب ہمارے اذہان پاک، ہماری روحیں شستہ اور ہمارے جسم صاف ستھرے ہوں، ہم حرام کی آلودگیوں سے پاک ہوں حیوانی جذبات سے دور ہو کر ملکوتی صفت میں ڈھل جائیں یعنی جس قدر آئینہ صاف ہوتا ہے تصویر اس قدر صاف دکھائی دیتی ہے۔ ہم روزہ کی پالش سے جس قدر اپنے نفس کو صاف کرتے جائیں گے،

Marfat.com

چمکاتے جائیں گے اسی قدر قرآنی اسرار و رموز کی تصویریں زیادہ واضح طور پر منعکس ہونے لگیں گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا
مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض
کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر تاکہ
تم تقویٰ اختیار کرو۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں
پس تم میں سے جو مریض ہو یا سفر پر ہو
تو یہ گنتی کے دن دوسرے دنوں میں پوری کرلے
اور جو لوگ طاقت نہ رکھتے ہوں تو ایک مسکین
کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانے کا فدیہ دے دیں۔
جو خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو اس کیلئے بہتر
ہے اور تمہارا روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم
جانتے ہو۔

اسلام پوری کائنات کے لیے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے احکام فطری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ انسانی زندگی گوناں گوں حالات کا شکار رہتی ہے کبھی سفر درپیش ہوتے ہیں کبھی بیماریاں

Marfat.com

لاحق ہوتی ہیں۔ کبھی بڑھاپا اور ضعف، مجبوریوں کی زنجیر بن کر جکڑ لیتا ہے۔
ان تمام حالات کے پیش نظر مریض اور مسافر کو اجازت دی گئی ہے کہ جتنے دن مرض یا سفر رہے اتنے دن روزے نہ رکھیں مگر بعد میں اتنے دنوں کے روزے قضا کریں اور اگر جسمانی ضعف کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو روزانہ ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا جائے، یہ فدیہ کہلاتا ہے۔
"صَوم" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی ایسی چیز سے دور رہنا جس کی طرف نفس کشش محسوس کرتا ہو مگر اصطلاح شریعت میں صوم کا مطلب ہے کہ انسان عبادت کی نیّت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل زوجیت سے دور رہے۔
ابتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینے کی ہدایت فرمائی مگر ۲ھ میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنے کا حکم نازل فرمایا اور ساتھ ہی یہ رعایت دی گئی کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت ہونے کے باوجود روزہ نہ رکھیں وہ ہر روزے کے عوض کسی ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ کچھ عرصہ بعد خدائے ذوالجلال نے ایک اور حکم نازل فرمایا جس کی وجہ سے یہ رعایت ختم کر دی گئی۔ البتہ بیمار، مسافر، حاملہ عورت

Marfat.com

اور دودھ پلانے والی عورت یا ایسے بوڑھے کے لئے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ یہ رعایت اسی طرح باقی رہنے دی گئی اور ان کے لئے یہ طے فرمایا کہ جب مندرجہ بالا شرعی اعذار باقی نہ رہیں تو چھوٹے ہوئے روزے قضا کرنے ہوں گے۔

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا ہر شخص کی اپنی سمجھ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ سفر میں روزہ رکھنا اس کے لئے کسی تکلیف کا سبب نہ بنے گا تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو نہ رکھے جب سفر ختم ہو جائے تو قضا کر لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی دوران سفر روزہ رکھ لیتے تھے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ایک بار سفر کے موقعہ پر ایک صحابی روزے سے تھے اور جب پڑاؤ ڈالا گیا صحابہ کرام خیمے لگانے لگے تو روزہ دار صحابی بے حال ہو کر گر پڑے۔ دوسرے صحابہ ان کے گرد جمع ہو گئے۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ فلاں شخص روزے کی وجہ سے بے حال ہو گیا ہے تو یہ سن کر محسن انسانیت نے فرمایا یہ کوئی نیکی نہیں ہے جنگ کے موقعہ پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکماً روزہ رکھنے سے روک دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم دو مرتبہ رمضان کے دوران جنگ میں شریک ہوئے پہلی مرتبہ جنگ بدر میں اور دوسری مرتبہ فتح مکہ کے موقعہ پر اور دونوں مرتبہ ہم نے روزے چھوڑ دیئے تھے۔

قرآن مجید میں حکم الٰہی ہے کہ رات تک اپنے روزے پورے کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جونہی رات شروع ہو، روزہ افطار کر لیا جائے۔ جب رات ختم ہونے لگے اور افق کے مشرقی جانب صبح کی سفیدی ایک باریک سی دھار کی شکل میں نمودار ہو تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس معاملے میں چند لمحوں کی تاخیر ہونے میں کسی نقصان کا سبب نہیں بنتی اور جب سورج غروب ہو جائے تو فوراً ہی روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔

## رمضان اور حدیث شریف

سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں روزہ رکھنے والے کے لیئے فرشتے، پرندے اور سب جانور دعائے مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ درخت اور گھاس بھی دعا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا اس کو جنت میں زمرد کا بنا ہوا محل ملے گا جس کے ایک ہزار دروازے ہونگے اور ہر دروازہ پر ایک درخت ہوگا کہ اگر کوئی

Marfat.com

آدمی سوار ہو کر اس درخت کے نیچے سفر کرے تو سو سال تک اس کے سایہ سے باہر نہ نکلے گا. ماہ رمضان میں ایک درہم کا صدقہ دوسرے مہینوں میں دئیے گئے ہزار درہم کے برابر ہے. رمضان شریف کے مناقب میں ۱۵ چیزیں بتلائی گئی ہیں۔

۱. روزی فراخ ہو جاتی ہے.

۲. مال و دولت میں برکت ہوتی ہے.

۳. جتنا کوئی کھائے پیئے اسراف کی بجائے نیکیوں میں درج کیا جاتا ہے.

۴. کاروبار میں اضافہ ہو جاتا ہے.

۵. روزہ دا[illegible] کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں.

۶. اس مہینے [illegible] شیطان قید کر دیا جاتا ہے.

۷. رحمت کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں.

۸. بہشت کے دروازے کھلے کر دئے جاتے ہیں.

۹. ہر رات سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں.

۱۰. روزہ داروں کے لئے ہر روز بہشت کو سجایا جاتا ہے.

۱۱. ہر جمعہ کی رات اتنے گنہگار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں جتنے سات

Marfat.com

دنوں میں کئے جاتے ہیں۔

۱۲۔ رمضان کی آخری رات تمام گنہگار آزاد کردیے جاتے ہیں۔

۱۳۔ روزہ دار کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

۱۴۔ روزہ دار کا جسم پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ روزہ دار کو خداوند قدوس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

سرکار رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے ہی سے رمضان کی تیاریاں شروع فرمادیا کرتے تھے۔ حضرت سلمان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہمیں وعظ فرمایا کہ تم پر ایک ایسا مہینہ آرہا ہے جو عظمتوں والا مہینہ ہے، برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کردیئے ہیں۔ اور اس کی راتوں میں قیام (تراویح) کو باعث ثواب بنادیا ہے۔ اس مہینے میں جو شخص بھی نیکی کرکے اللہ کا قرب حاصل کرے گا اس کی مثال یوں ہے کہ گویا اس نے کوئی فرض ادا کردیا ہو اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا اس کی مثال یوں ہے کہ گویا اس نے کسی اور مہینے کے ستر فرائض ادا کئے ہوں۔

Marfat.com

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا پھل جنت ہے یہ مہینہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا ہے۔ یہی مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔ جو کوئی کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا۔ یہ نیکی اس کے لئے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے چھٹکارے کا سبب بنے گی اور اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ اس نے خود روزہ رکھا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا، اے حبیب خدا! ہر ایک تو دوسروں کو روزہ افطار نہیں کرا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی صرف ایک کھجور سے یا ایک گھونٹ پانی سے یا ایک گھونٹ لسی سے بھی کسی کا روزہ افطار کرا دے، تو اللہ جل شانہ اسکو ثواب عطا کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت ہی رحمت ہے اس کا دوسرا عشرہ مغفرت ہی مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے خادم پر سے خدمت کا بوجھ ہلکا کرے (تاکہ وہ روزہ رکھ سکے) تو رب کائنات اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور اس کو آگ سے بری کر دیگا۔

رحمت کونین نے فرمایا۔ چار کام ہیں جو اس مہینے میں کثرت کے ساتھ کرو۔ ان میں سے دو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہیں اور دو ایسے ہیں کہ ان کے بغیر گذارہ ہی نہیں۔ پہلے دو کام کلمہ طیبہ کا ورد اور استغفار ہیں اور دوسرے دو

Marfat.com

کام جنت کی طلب اور آگ سے پناہ مانگنا ہیں۔

آپ نے فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ قیامت کے دن اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے کہ اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورت انداز میں رمضان شریف کی برکتوں اور فضیلتوں کا نقشہ بیان فرمایا ہے۔ روزے کے ساتھ بالخصوص بدکلامی، جھوٹ، غیبت بلکہ کسی کے متعلق برا سوچنے کی بھی ممانعت ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینے میں کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کریں۔ ہر شخص خواہ کسی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتا ہو۔ دفتروں میں، دکانوں میں کھیتوں میں، کارخانوں میں، یہ کر سکتا ہے کہ ہاتھ پاؤں کام میں مصروف رہیں اور زبان سے استغفار کرتا رہے۔ جب ایک مہینہ تک یہ مشق جاری رہے گی تو لازماً اس کی زبان عادی ہو جائے گی اور انسان زبان کے فساد سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ زبان ہی اکثر فسادات کی جڑ ہے

ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

Marfat.com

و اجراحاتُ السِّنانِ لہا الْتِیامٌ وَلَایَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَانُ

۔۔۔ زخم تو مندمل ہو جاتے ہیں۔ مگر زبان کے لگائے ہوئے زخم مندمل نہیں ہو پاتے۔

رمضان کی یہی برکت کیا کم ہے کہ انسانی معاشرہ زبان کے فساد سے پاک ہو جائے۔

یہ صبر کا مہینہ ہے کہ انسان گرمی میں بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے وقت کی پابندی اس پر گراں گزرتی ہے سحری کے وقت جاگنا ذرا مشکل ہوتا ہے لیکن ان سب چیزوں کو خوشی خوشی صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے۔

یہ ہمدردی کا مہینہ ہے یعنی اڑوس پڑوس کے مساکین جو شرافت کی وجہ سے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے ان کا خیال رکھا جائے۔ جو کچھ گھر میں پکایا جائے ان غرباء کو بھی بھیج دیا جائے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا اللہ تعالیٰ کے نہایت پسندیدہ کام ہے حضرت علامہ جلال الدین سیوطی حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت میں ہمیشہ پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں جب کوئی شخص ان میں سے مر جاتا ہے تو اس کی جگہ کوئی اور مقرر کر دیا جاتا ہے۔

صحابہ نے عرض کی، ان لوگوں کی امتیازی صفات کیا ہیں تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا یہ لوگ حرام سے درگذر کرتے ہیں بدخواہوں سے بھی اچھا سلوک کرتے ہیں اور اللہ کے عطاکردہ رزق میں سے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی حلال کمائی میں سے رمضان میں کسی کا روزہ افطار کرائے، رمضان کی راتوں میں فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں، جس پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے حلق میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ حضرت حمّاد ایک معروف محدث ہیں۔ آپ روزانہ پچاس آدمیوں کے روزے افطار کرانے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اولیا، صالحین، سارا سال لنگر چلاتے ہیں۔ اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف متعلق پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نصیب نہیں ہوئیں۔

۱۔ یہ کہ ان کے منہ کی بدبو بھی اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۔ یہ کہ ان کے لئے دریاؤں کی مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

۳۔ ہر روز ان کے لئے جنّت آراستہ کی جاتی ہے۔

۴۔ اس مہینے میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

۵۔ رمضان کی آخری رات روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ اے حسنِ ازلی کے مظہرِ اتم صلی اللہ علیہ وسلّم کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں، یہ رات لیلۃ القدر سے علاوہ ہے کیونکہ دستور یہ ہے کہ کام ختم کر لینے کے بعد مزدور کو اجرت دی جاتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان میں روزے رکھ لینے کے بعد انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خالقِ کائنات روزہ رکھنے والے کے منہ کی بدبو کو بھی پسند فرماتا ہے۔ اس لئے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ختمُ المرسلین نے ارشاد فرمایا کہ سب منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ قریب ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے منبر کے پہلے درجے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین اور جب دوسرے درجے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ اور جب تیسرے درجے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ بعد میں جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے

Marfat.com

اور نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی، آج ہم نے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل میرے سامنے آئے تھے جب میں نے پہلے درجے پر قدم رکھا تو اس نے کہا۔ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو سکی میں نے کہا آمین جب میں نے دوسرے درجے پر قدم رکھا تو اس نے کہا، ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔ میں نے کہا آمین۔ اور جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو اس نے کہا۔ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا مگر انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا۔ میں نے کہا۔ آمین۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف میں رحمتوں اور برکتوں کا بے حساب نزول ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایسی حالت میں بھی محروم رہ جائے وہ واقعی انتہائی بدنصیب ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے رمضان کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا

Marfat.com

مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ اس مہینے میں تمہاری طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کرتا ہے دعائیں قبول کرتا ہے تمہارے تنافس کو دیکھ کر ملائکہ کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے۔ اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو نیکیاں کر کے دکھاؤ اور کسقدر کم نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہا۔

"تَنَافُس"، کا معنی ہے کسی کام میں ایکدوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ جب مسلمان نیکی کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے یہ جذبات دیکھ کر بیحد خوش ہوتا ہے اور اپنے ان نیک بندوں پر فخر کرتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے سرورِ عالم نے فرمایا کہ رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے قیدیوں کو رہائی عطا فرماتا ہے اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ افطار کے وقت جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے، اس لئے افطار کرتے وقت ضرور دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا۔ تین آدمیوں کی دُعا رد

Marfat.com

نہیں کی جاتی۔ ۱۔ روزہ دار کی دعا جو وہ بوقتِ افطار کرتا ہے۔ ۲۔ عادل حکمران کی دعا۔ ۳۔ مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو بادلوں سے اوپر اُٹھا لیتا ہے اور انکی دعاؤں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ربِ قدوس ارشاد فرماتا ہے۔ "مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیری دعا ضرور قبول کروں گا، گو کسی مصلحت کی بنا پر کچھ تاخیر ہو جائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم کا رنگ بدل جاتا تھا۔ آپ نوافل میں اضافہ کر دیتے۔ اور دعاؤں میں بہت عاجزی اختیار کرتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ عرش کو اُٹھائے رکھنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہو۔

حضرت عمرؓ سے آنحضرت کا ارشادِ گرامی مروی ہے کہ رمضان المبارک میں ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے والا شخص گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس مہینے اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رمضان کی ہر رات ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اے بھلائی تلاش کرنے والے! ادھر آگے بڑھ اور اے برائی کے پیچھے جاتے

Marfat.com

والے! بس کر اور آنکھیں کھول۔ ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دعا کی قبولیت کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والا رزقِ حلال کھاتا ہو۔ اہل علم سے مروی ہے کہ کوفہ میں ایک جماعت تھی جس کی دعا قبول ہوتی تھی جب کوئی خراب حاکم ان پر مسلط ہوتا تو وہ اس کے خلاف دعا کرتے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتا۔ جب حجّاج کا وہاں تسلّط ہوا تو اس نے ایک دعوت کی، جس میں اس جماعت کے لوگوں کو بلایا اور جب کھانے سے فارغ ہوا تو کہا کہ میں ان کی بد دعا سے محفوظ ہو گیا۔ کیونکہ میں نے حرام کا مال اُن کے پیٹ میں داخل کر دیا ہے۔ اب اُن کی دعا قبول ہی نہ ہو گی۔

نبیؐ اکرم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے سے فرق ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔ اس میں برکت ہے۔ آپ جب کسی صحابی کو اپنے ساتھ سحری کھانے کے لئے بلاتے تو فرماتے، آؤ، برکت کا کھانا کھالو۔ حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں ایکبار ایسے موقعہ پر آنحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ آپ سحری تناول فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا یہ برکت کی چیز ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی ہے۔ اس کو مت چھوڑنا۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو عذاب اور جہنّم کی آگ کے مقابلے

Marfat.com

میں ڈھال بن کر انسان کو بچالیتی ہے۔

ابن عباس راوی ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ رمضان شریف کیلئے جنت کو خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور اس کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام شیرہ ہے اس کی لہروں کی وجہ سے جنت میں درختوں کے اور دروازوں کے کواڑ ہلنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی دلآویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔ رمضان المبارک کی پہلی رات جنت کے تمام دروازے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو۔ رمضان کی ہر رات کو منادی کی جاتی ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنیوالا جس کی میں توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے؛ غنی بھی ایسا جو نادار نہیں ہے۔ اور ایسا پورا ادا کرنے والا ہے کہ ذرّہ برابر کمی نہیں کرتا۔

Marfat.com

آنحضرت نے فرمایا۔ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی دی جاتی ہے جو ہر لحاظ سے جہنم ہی کے مستحق ہوتے ہیں۔

آنحضرت نے فرمایا۔ لیلۃ القدر میں چار شخص ایسے ہیں جن کی بخشش نہیں ہوتی۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا والدین کا نافرمان، تیسرا قطع رحمی کرنے والا اور چوتھا کینہ رکھنے والا۔

## لیلۃ القدر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَ | بیشک ہم نے اس کو (قرآن مجید) لیلۃ القدر میں |
| مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَیْلَةُ | اتارا۔ اور آپ کو معلوم ہے؟ کہ لیلۃ القدر کیا |
| الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ | ہے؟ لیلۃ القدر تو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ |
| تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا | اس (رات) میں فرشتے اور جبرائیل اپنے رب |
| بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۚ سَلٰمٌ ۛ | کے حکم سے ہر کام کے لئے (زمین پر) اترتے ہیں۔ |
| هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۚ | (مومنین پر) سلام (بھیجتے ہیں)۔ وہ (شب قدر) |
| | طلوع فجر تک موجود رہتی ہے۔ |

Marfat.com

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے اُمت کو ایک ایسی عظیم الشان رات عنایت فرمائی جس میں عبادت کرنا، ہزار مہینے کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ اس رات ملائکہ گروہ در گروہ زمین پر اترتے ہیں اور اللہ کے اُن بندوں کو سلامی دیتے ہیں جو بارگاہ رب العٰلمین میں حاضر ہوتے ہیں۔ اتنا بڑا اعزاز اور معمولی سی محنت سے مل جائے، یہ محض رب کریم کا کرم ہے اور اس کے محبوب کا صدقہ ہے۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا، جو شخص ایمان اور احتساب کے ساتھ اس رات کو عبادت کرے، تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ سید کائنات نے فرمایا اس رات کو جاگ کر عبادت کرو، جو کوئی ایسا کرے گا، اس کو اللہ تعالیٰ ہر اُس بال کے بدلے جو اس کے جسم پر ہے، حج و عمرہ اور شہید کا ثواب عطا کرے گا۔ ایک روایت بتلاتی ہے کہ آنحضرت نے دیکھا کہ پہلی امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت زیادہ ہوا کرتی تھیں مگر آپ کی امت میں لوگوں کی عمریں بہت کم ہیں تو آپ کو دکھ ہوا کہ پہلے لوگ لمبی عمروں کی وجہ سے زیادہ نیکیاں کرتے تھے۔ مگر آپ کی امت کو زیادہ نیکیاں کرنے کے لئے وقت نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے آپ کی اُمت کو شبِ قدر عطا فرمائی کہ ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی مقبول عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔

حضرت انس راوی ہیں کہ لیلۃ القدر میں حضرت جبرائیل فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول پاتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ خدا کی تمام مخلوق اس رات عبادت گذاروں پر سلام بھیجتی رہتی ہے۔ حضرت انس راوی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا۔ اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہتا ہے جو ابدی محروم ہو۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے نوجوان سینماؤں میں رات بھر دھکے کھاتے رہتے ہیں۔ اگر رمضان شریف کی راتیں جاگ کر گزار دیں تو کونسی مصیبت ٹوٹ پڑے گی جبکہ ان راتوں میں جاگنے کی لذت اور ثواب کا اندازہ وہ کر سکتا ہے جس کے احساسات پر ملکوتیت کا پرتاؤ ہو۔ ایسی رات جس کے چند گھنٹے جاگ کر بے پایاں ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے، اس کو گنوا دینا یقیناً دنیا کی بدترین بدنصیبی اور محرومی ہو گی۔

Marfat.com

محسنِ انسانیت نے فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرائیل ملائکہ کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوتا ہے، اس کے لیئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی اس عبادت گذاری پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے فرشتو! اس مزدور کا کیا اجر ہے جو اپنی خدمت پوری کرلے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ یا اللہ! اس کا اجر یہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری دی جائے، تو خداوندِ قدّوس فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا ہے پھر دعا کرتے ہوئے اور مجھے پکارتے ہوئے عید گاہ کی طرف چلے۔ میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے کرم کی قسم، میرے اونچے مرتبہ اور اونچی شان کی قسم، میں ان لوگوں کی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے میرے بندو! لوٹ جاؤ، کہ تم بخش دیئے گئے ہو اور تمھاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔ پس یہ لوگ ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ انکے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

اب سوال رہ جاتا ہے کہ لیلۃ القدر کس تاریخ کو ہوتی ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ

86392

Marfat.com

بیان فرماتی ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ تو اس حدیث کی رو سے رمضان شریف کی ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ اور ۲۹ میں سے کوئی بھی رات لیلۃ القدر ہو سکتی ہے۔

حضرت عبادہ راوی ہیں کہ آنحضرت ایکدفعہ ہم لوگوں کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کیلئے باہر نکلے اور دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں لیلۃ القدر کی خبر دینے کیلئے باہر نکلا تھا مگر فلاں فلاں مسلمان جھگڑ رہے تھے۔ اس جھگڑے کی نحوست یہ پڑی کہ لیلۃ القدر کی تعیین اللہ تعالیٰ نے روک لی ہے۔ لہذا اب لیلۃ القدر کو رمضان کی ۲۵۔ ۲۷ یا ۲۹ کی راتوں میں تلاش کرو۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا باہم جھگڑنا اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ خود اندازہ کریں کہ آج ہماری بدبختی کا کیا عالم ہوگا کہ ہم بیکار باتوں پر دنگا فساد کرنے لگتے ہیں۔

**اعتکاف** رمضان شریف میں رحمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے کے مختلف طریقے بتلائے گئے ہیں۔ ان سب میں سے ایک بہتر طریقہ اعتکاف ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اعتکاف کرنیوالا

Marfat.com

گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کوئی کر سکتا ہے۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محض اللہ کی رضا کیلئے ایک دن بھی اعتکاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بطور رکاوٹ بنا دیتا ہے اور انکا فاصلہ آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔

اگر کوئی شخص خود پر اعتکاف واجب کر لے تو اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے اور سنّت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا جائے۔ مگر دس دنوں سے کم بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔

اعتکاف کا مقصد یہ ہے کہ انسان تھوڑے عرصے کے لیے نہ صرف اپنے جسم کو بلکہ اپنی فکر کو بھی دنیاوی پراگندگیوں سے پاک کر کے گوشہ نشینی کے ذریعے خدائے لم یزل کی طرف متوجہ ہو جائے۔ چونکہ اسلام میں ترک دنیا کی اجازت نہیں، معاشرتی ذمہ داریاں نبھانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے مواقع فراہم کر دیئے ہیں کہ انسان تھوڑے وقت کے لئے اہلِ دنیا سے دور ہو کر عبادات کی لذت حاصل کر سکے۔

عُلمائے اُمّت نے رمضان شریف میں پنہاں اسرار و رموز کی

Marfat.com

تلاش میں شاہسوارِ فکر کو میدانِ حکمت میں اتارا ہے اور بہت قیمتی باتیں تحریر فرمائی ہیں۔ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "رمضان" میں پانچ حروف ہیں جو اس ماہ مبارک کی برکات ظاہر کرتے ہیں یعنی حرفِ "ر" سے رحمت، حرفِ "م" سے مغفرت حرفِ "ض" سے ضمانِ الٰہی، حرف "الف" سے الفت اور حرفِ "ن" سے نورِ ایمان کا اشارہ ملتا ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ ربّ العٰلمین میں عرض کی اے اللہ! امت محمدیہ کو کون سا مہینہ عطا فرمایا جائے گا۔ جواب ملا۔ ان کو رمضان کا مہینہ دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی۔ اے خداوند قدوس! اس مہینے کی کیا فضیلت ہے۔ جواب ملا۔ رمضان کو دوسرے مہینوں پر اس طرح کی فضیلت حاصل ہے، جس طرح مجھ کو اپنے بندوں پر فضیلت حاصل ہے اس مہینہ میں جو شخص ایک روزہ رکھے گا۔ میں اس کو ساری مخلوق کی نیکیوں کے برابر ثواب عطا کروں گا، تو حضرت موسیٰ نے التجا کی۔ اے مالکِ ارض و سما! مجھے بھی حضرت محمد مصطفٰے کی اُمّت سے بنا دے۔

Marfat.com

اس سے پتہ چلتا ہے کہ معمولی سی محنت اور تھوڑے سے عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ہمیں جن بے حد و بے شمار عنایات سے نوازتا ہے وہ محض اس کے اپنے حبیب مکرم کی نعلین شریفین کا صدقہ ہے اس لئے ہم پر لازم ہے کہ جس کے صدقے میں ہم گنہگاروں کو یہ عزت بخشی گئی ہے، ہم اُس پر ہر لمحہ درود و سلام کے نذرانے پیش کریں، اور اس کی بارگاہ میں شکرانے ادا کریں ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

## روزہ اور تشکیلِ سیرت

سیرت کا لفظ ہمارے ہاں عام طور پر سید الرسل کے اخلاقِ طیبہ و اعمالِ مبارکہ پر بولا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حضرت ختم الرسل حسنِ سیرت کی اعلیٰ مثال ہیں۔ جس کا کردار اور جس کا خُلق، جس قدر اس بہترین مثال کے ساتھ مطابقت پیدا کرتا چلا جائے گا، اسی قدر اس میں خوبیاں نکھرتی چلی آئیں گی۔ ورنہ تو سیرت کا لفظ عام ہے۔ ہر انسان کا کردار اور خُلق اس میں شامل ہے۔ جس کے دو پہلو ہیں خُلقِ حسن اور

Marfat.com

خلقِ قبیح۔حسن خلق یا حسن سیرت کا مفہوم کیا ہے؟ امام غزالی فرماتے ہیں۔ "قوتِ تفکر، قوتِ شہوت اور قوتِ غضب کی اصلاح و اعتدال کا نام حسنِ خلق ہے۔" دوسری جگہ امام غزالی احیاءالعلوم میں قمطراز ہیں۔ "خلقِ نفس اس ہیئتِ راسخہ کا نام ہے جس سے تمام افعال بلا تکلف صادر ہوں۔ اگر یہ افعال عقلاً و شرعاً عمدہ اور قابلِ تعریف ہوں، تو اس ہیئت کو خلقِ نیک، اور اگر بُرے اور قابلِ مذمت ہوں، تو اس ہیئت کو خلقِ بد کہتے ہیں۔"

انسان کے لئے جو بھی نظامِ زندگی مرتب کیا جائیگا، اس میں بنیادی مقصد یہی ہوگا کہ انسانی معاشرہ کے افراد حسنِ اخلاق سے آراستہ ہوں۔ انسان کی تین قوتیں، جیسا کہ امام غزالی نے کہا ہے، اگر اصلاح پذیر اور اعتدال پہ ہوں تو فسادِ معاشرہ کا امکان تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ تین قوتیں، تفکر، شہوت اور غضب ہیں۔ ہم قوتِ غضبیہ یا قوتِ شہوانیہ کو نہ تو بالکل ختم کر سکتے ہیں اور نہ ہی ایسا کرنا کسی بھی زندہ معاشرہ کے لئے کوئی اچھی بات ہو سکتی ہے۔ صرف اپنے نظامِ زندگی میں ایسے اصول و ضوابط بڑھا سکتے ہیں، جن سے ان قوتوں کی اصلاح ہو۔ اور یہ

Marfat.com

قوتیں حدِ اعتدال پر رہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے، جس کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ نے ایک نظامِ عبادات مرتب فرمایا اور اس کو بنی نوعِ انسان کے سامنے رکھ دیا۔

روزہ جس کو عربی میں "اَلصَّوْم" کہتے ہیں اس نظامِ عبادات کا ایک حصہ ہے۔ صوم کا لغوی معنیٰ تو ہوتا ہے کسی چیز سے رک جانا مگر اصطلاحِ شریعت میں کھانے، پینے اور مباشرت سے رک جانا روزہ کہلاتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ چند شرائط اور بھی ہیں۔

روزہ میں انسان طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ کیا بھوک یا کھانا انسانی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہے؟ حکماء اور ڈاکٹرز اس کا جواب یہی دیتے ہیں کہ ہوتا ہے اور وہ لوگ جو انسان کے ڈھانچے، اس کی خلقت اور فطرت سے آگاہ ہیں وہ بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ رازدارِ قدرت سید الرسل جو مکارمِ اخلاق کے معلّم ہیں، آپ نے اس لئے روزہ کی فضیلتیں بیان کرتے ہوئے رمضان شریف میں اس کو فرض قرار دیا ہے۔ توریت میں رمضان کی جگہ حطّہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ روزہ سے انسان کے گناہ مٹ جاتے

Marfat.com

ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتا ہے اور یہ اس کا بدلہ ہوتا ہے، بلکہ اس سے نفس کی سرکشی ختم ہوجاتی ہے اور انسان گناہ کی طرف راغب نہیں ہوتا۔

انجیل میں اس کے لئے "طاب" کا لفظ استعمال ہوا کہ انسان روزہ کے بعد پاک ہوجاتا ہے۔ اس کی بھی مذکورہ دو وجہیں ہیں۔

زبور میں "قرُبت" کا لفظ لایا گیا کہ اس سے قربتِ خداوندی نصیب ہوتی ہے۔ یعنی انسان حُسنِ سیرت سے آراستہ ہوجاتا ہے۔ اور اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

قرآنِ مجید میں "رَمَضَان" کا لفظ ہے۔ "رَمَض" ہوا اور بارش کو کہتے ہیں۔ جب انسان کا کردار درست، اور اس کا اخلاق سدھر جائے، تو وہ اللہ کی مخلوق کا محبوب ہوجاتا ہے۔ ہر مخلوق اسکی بھلائی کے لئے دعا کرتی ہے۔ بلکہ اس کی ہر مشکل میں اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے، جس کو رحمتِ خداوندی کی بارش اور مغفرتِ الٰہی کی ٹھنڈی ہواؤں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پیٹ کی غذا انسانی روح اور کردار پر کیا اثر کرتی ہے؛ اس کی

Marfat.com

وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ کوفہ میں صالح لوگوں کا ایک گروہ رہتا تھا۔ ان کی دعا جلدی قبول ہو جاتی تھی۔ جب بھی کوئی ظالم حاکم کوفہ پر مسلّط ہو جاتا، تو یہ لوگ دعا کرتے اور کوفہ والوں کو اس سے نجات مل جاتی تھی۔ جب حجاج نے کوفہ کا چارج سنبھالا تو اس نے ان لوگوں کی دعوت کی اور ان کو خوب کھلایا پلایا۔ جب وہ لوگ کھا پی کر چلے گئے تو حجاج نے کہا کہ میں ان لوگوں کی بددعا سے بچ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے پوچھا، وہ کس طرح؟ تو اس نے کہا، اس طرح کہ میں نے مالِ حرام ان کے پیٹوں میں داخل کر دیا ہے۔ اب ان کی دعائیں قبول ہی نہیں ہونگی۔

ڈاکٹری اصول کے مطابق سحر خیزی، بدنی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر آدمی صبح سویرے بیدار ہو جائے تو جسم چست اور ذہن ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اس کے برعکس دیر تک سوئے رہنا جسمانی سستی اور ذہنی پژمردگی کا باعث بنتا ہے۔ ظاہر ہے اگر جسم بھاری اور دماغ بوجھل رہے تو انسانی سیرت ضرور اس سے متاثر ہوتی ہے۔ انسان کی قوتِ فکر اور سوچ کے دھارے مسدود ہو جاتے ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے فرائض بخوبی سرانجام نہیں ہو پاتے۔ اور پھر انسان

Marfat.com

بُرے انجام کے خوف سے کئی غلط ... مجرمانہ ... لاحق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ روابط خوشگوار نہیں رہتے۔ یہ وہ عوارض ہیں کہ روزہ ہر انسان کو ان سے پاک کر دیتا ہے۔ جبھی تو دانائے فطرت سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "روزہ" بدن کی "زکوٰۃ" ہے۔

کسی خاص مقصد کو سامنے رکھ کر مُعیّنہ وقت کے لئے پیٹ کی بھوک برداشت کرنا خصوصی اثرات مرتّب کرتا ہے۔

عارفِ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

این دہاں بستی دہانے باز شد
کو خورندہ لقمہائے راز شد

جب تونے یہ ظاہری منہ بند کرلیا تو ایک دوسرا منہ کھل گیا جسکے ذریعے راز (معرفت) کے لقمے تجھے کھلائے گئے۔

لب فروبند از طعام واز شراب
سوئے خوانِ آسمانی کن شتاب

کھانا پینا بند کر دے اور آسمانی دسترخوان کی طرف دوڑ لگا یعنی اسرارِ قدرت پر آگاہی حاصل کر۔

چون بخوردی میکشد سوئے حرم
دخل را خرجے بباید لاجرم

پیٹ کی غذا جنسی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ جب کوئی چیز داخل ہوتی ہے تو لازماً کہیں سے خارج بھی ہوتی ہے،

گر نباشد جوع، صد رنج دگر
از پئے ہیضہ برآرد از تو سر"

Marfat.com

اگر تحمل نہ رکھیں تو ہمیشہ ہی طرح کی کئی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے

رنج جوع از رنجہا پاکیزہ تر
خاصہ در جوع است صد فضل و ہنر

بھوک کی تکلیف دوسری تکلیفوں سے بہتر ہے۔ خصوصاً جب کہ بھوک کی وجہ سے انسان کو کئی فضیلتیں حاصل ہوئی ہیں۔

جوع مر خاصانِ حق را دادہ اند
تا شود از جوع شیر زورمند

بھوک خاصانِ خدا کو دی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی وجہ سے ان کی روحانی قوتیں بڑھتی ہیں، وہ طاقتور شیر بن جاتے ہیں۔

جوع ہر جلفِ گدا را کے دہند
چوں علف کم نیست پیشش می نہند

ہر معمولی بھکاری کو بھوک کی برداشت کا حوصلہ نہیں ملتا۔ چونکہ گھاس پھوس بہت ہے اس لئے سب کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

حضرت عارفِ رومی نے جو کچھ کہا ہے اسکی تفصیل وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ کسی بھی جانور کو سدھانے اور اپنا مطیع بنانے کے لئے اس کو بھوکا رکھتے ہیں۔ انسانی نفس جو سرکش درندہ ہے۔ انسانی سیرت و کردار کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کو سدھانے اور اپنا مطیع بنانے کے لئے انسان کو بھوک کا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اسلامی نظامِ قانون میں مختلف جرائم اور گناہوں کے ارتکاب کے بعد کفارے کے طور پر روزے رکھنے کی ہدایات بھی ملتی ہیں۔ کیا یہ

Marfat.com

روزے محض سزا کے طور پر ایک جسمانی اذیت کا درجہ رکھتی ہیں؟ نہیں، اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ان سزاؤں میں ایسے نفسیاتی اور روحانی پہلو مضمر ہیں کہ ان کے روبہ عمل لائے جانے کے بعد جرائم اور معاصی کے ارتکاب کا میلان ختم ہو جاتا ہے

عبادات مقصود بالذات نہیں، بلکہ انسان میں حُسنِ سیرت اور بلندیٔ کردار پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اگر ان سے یہ مقاصد حاصل نہیں ہو پاتے، تو یقین کرنا چاہئے کہ ہم یہ عبادات سرانجام دے کر بھی منشائے خداوندی کو پورا نہیں کر پاتے۔

فرد پر انفرادی روزے کے اثرات کے ساتھ ساتھ اجتماعی روزے کے مجموعی معاشرتی زندگی پر بھی عجیب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جتماعی روزے کی مثال رمضان کے روزے ہیں۔ سحری کا وقت ہے۔ کچھ اندھیرا باقی ہے۔ بچے، جوان، عورتیں، مرد بیدار ہیں۔ ہر گھر میں چولہا وشن ہے۔ پورا اسلامی معاشرہ ایک تربیتی کیمپ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ صبح ہوتی ہے۔ ساتھی ساتھی سے ملتا ہے۔ ہم آہنگی ہے۔ یکجہتی اور باہمی اتحاد اور یکسانیت کا عظیم مظاہرہ ہوتا ہے۔ شام ہونے

Marfat.com

کو آتی ہے۔ افطاری کی تیاری ہو رہی ہے ۔ پورا مسلم معاشرہ ایک خاندان نظر آتا ہے۔ ہر فرد دوسرے کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ روزے کے ثمرات کما حقہٗ حاصل کر سکے۔ اگر کسی کے دل میں کسی کے متعلق کدورت تھی بھی تو دونوں پورے ایک مہینہ تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات نہ کہنے پر سختی کے ساتھ پابند ہیں۔ لازمی بات ہے کہ اس طرح کا ایک مہینہ دل کی کدورتیں مٹانے کے لئے کافی ہوتا ہے اور عید کے دن لازماً دونوں گلے مل کر بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔

روزہ کی تکلیف بہر صورت نفس کی سرکشی کو ختم کر دیتی ہے۔ اور اسی نفس کی سرکشی اور انا کی خدائی ہی دلوں میں کدورت کا اصل سبب ہوتی ہے۔ جب وہ ختم ہو چکی تو یہ بھی ختم ہو گئی۔ پورا اسلامی معاشرہ ایک جسم کے مختلف اعضاء کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو بلا اختیار دوسرا عضو اس کی طرف سے مدافعت کے لئے اٹھ جاتا ہے۔ کسی بھی فلاحی معاشرہ کے بلند کردار اور حسنِ سیرت کی اس سے بہتر مثال نہیں ہو سکتی ہے ۔

Marfat.com

# مسائلِ رمضانُ المبارک

**مسائلِ سحری،** سحری کھانا سنّت ہے اور باعثِ برکت ہے اگرچہ ایک لقمہ ہی کھائے۔ سحری میں تاخیر مستحب ہے۔ مگر اتنی نہیں کہ وقت میں شک ہو جائے اگر وقت میں گنجائش نہ ہو تو بحالت جنابت سحری کھا سکتا ہے۔ ویسے غسلِ جنابت میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے روزہ کی نیّت لازم ہے۔ ہر روز نیّت کرے۔ اور نیّت بعد غروبِ آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ (دوپہر) سے کچھ پہلے تک کر سکتا ہے۔ نیّت زبان سے ادا کرے بہتر ہے۔ سحری کھا کر سویا یا دن میں سویا، احتلام ہو گیا۔ تو روزہ میں کچھ فساد نہیں آئے گا غسل کر لے۔

**روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر،** جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیر پا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ روزہ نہ رکھے۔ جب صحت ہو جائے قضا کرے۔ ایسا بوڑھا جو روز بروز کمزور ہو گا۔ نہ اب روزہ رکھنے پر قادر نہ بظاہر آئندہ ہو سکے گا، ہر روزے کے بدلے فدیہ دے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچّے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کو روزہ

Marfat.com

نہ رکھنا جائز۔ لیکن قضا لازم۔

**روزہ توڑنا گناہ ھے،** روزہ رکھ کر توڑ دینا سخت گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑنے سے جان کے جانے کا خطرہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا احتمال قوی ہو، یا ایسی شدید پیاس لگی کہ مر جانے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے۔ البتہ صحت ہونے پر قضا لازم ہے۔ مسافر پر لازم ہے کہ جب دن میں مقیم ہو جائے تو پورے دن روزہ دار کی طرح رہے۔

**روزہ کے مکروہات،** کسی چیز کا بلا عذر چکھنا، چبانا بایں طور کہ حلق سے نیچے نہ اترے۔ جھوٹ چغلی غیبت، گالی گلوچ۔ ناحق ایذا دینا۔ منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا، کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ روزہ دار کو چاہیے کہ ان امور سے اجتناب کرے۔

**جن صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ھوتا۔** بھول کر کھانا پینا، بلا اختیار گرد و غبار، دھواں، مکھی یا مچھر کا حلق میں چلا جانا۔ آنکھ میں دوائی ڈالنا، خود بخود قے کا آنا خواہ منہ بھر کر آئی ہو۔ بوقت غسل کان میں پانی کا پڑ جانا، دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کو نگل لینا جب کہ

Marfat.com

وہ چنے کی مقدار سے کم ہو۔

بحالت روزہ سرمہ لگانے، سر اور بدن پر تیل ملنے، مسواک کرنے، عطر وغیرہ سونگھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ان باتوں سے روزہ مکروہ ہوگا۔

## روزہ کے مُفسِدات

### جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفّارہ واجب ہوتا ہے

۱۔ جان بوجھ کر کھانا پینا۔ ۲۔ فطری یا غیر فطری طور پر جنسی خواہشات کا ارتکاب کرنا۔ ۳۔ حُقّہ، بیڑی، سگریٹ، نسوار کا قصداً استعمال کرنا۔

**کفّارہ:۔** ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو متواتر ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی ناممکن ہو تو حسبِ حیثیت ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دیا جائے۔

### جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا لازم ہے

۱۔ وضو یا غسل کے وقت پانی کا حلق میں چلا جانا۔ ۲۔ حقنہ کرنا یا کرانا۔ ۳۔ کان یا ناک میں تیل یا گیلی دوا ڈالنا۔ ۴۔ لوہا، کنکر، لکڑی کا غذ وغیرہ نگلنا۔ ۵۔ قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔ ۶۔ لوبان یا اگربتی کا دھواں قصداً ناک یا حلق

Marfat.com

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھا پی لینا۔
۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

# ختم شد

بیادِ امام اہلِ سنّت مجدّدِ دین و ملّت

## اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

# جامعہ رضویہ انوار العلوم (رجسٹرڈ)

## ۲۴ ایچ واہ کینٹ

زیرِ نگرانی

مفکرِ اسلام مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر) مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

جامعہ ہٰذا میں طلباء کو علومِ اسلامیہ میں ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی اور علومِ جدیدہ میں میٹرک، ایف اے اور بی اے کے امتحانات بھی دلائے جاتے ہیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہلِ اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ عملی تعاون کریں۔

منجانب مجلس منتظمہ جامعہ رضویہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ۲۴ ایچ واہ کینٹ

Marfat.com

Marfat.com

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھا پی لینا۔

۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

# ختم شد

بیادِ امام اہلِ سنّت مجدّدِ دین و ملّت

## اعلیحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

# جامعہ رضویہ انوار العلوم

۲۴ ایچ

مفکرِ اسلام مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم اے۔ الازہری مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

جامعہ ہذا میں طلباء کو علوم اسلامیہ میں ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی اور علوم جدیدہ میں میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحانات بھی دلائے جاتے ہیں

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ عملی تعاون کریں

منجانب مجلس منتظمہ جامعہ رضویہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ۲۴ ایچ واہ کینٹ

Marfat.com

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھا پی لینا۔

۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

# ختم شد

بیادِ امام اہلِ سنّت مجدّدِ دین و ملّت

## اعلیحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

# جامعہ رضویہ انوار العلوم

۲۴ ایچ

مفکرِ اسلام مفسرِ قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم اے الازہری مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

جامعہ ہذا میں طلباء کو علوم اسلامیہ میں ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی اور علوم جدیدہ میں میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحانات بھی دلائے جاتے ہیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ عملی تعاون کریں۔

منجانب مجلس منتظمہ جامعہ رضویہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ۲۴ ایچ واہ کینٹ

Marfat.com